بسم الله الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعودؑ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

ماہانہ　مشکوٰۃ　قادیان

جلد ۱۹	ظہور ۱۳۷۹ ھجری شمسی بمطابق اگست ۲۰۰۰ء	شمارہ ۸

نگران : محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک : 60روپے
بیرون ملک : 20امریکن ڈالر یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 5روپے

مینجر : قاری نواب احمد گنگوہی
پرنٹر پبلشر : منیر احمد حافظ آبادی M.A.
کمپیوٹر کمپوزنگ : عطاء الٰہی احسن غوری قادیان، سید اعجاز احمد
دفتری امور : طاہر احمد چیمہ
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع : فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

ضیا پاشیاں

اداریہ	2
فی رحاب تفسیر القرآن	3
کلام الامام	4
عربی منظوم کلام	5
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط ۴)	6
عالمی بیعت (نظم)	9
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار	10
دعا	14
سیرت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دینؓ صاحب	17
جامعہ احمدیہ کے طلباء راجستھان میں	20
ایمان افروز واقعات	26
اخبار مجالس	29
اذکروا موتاکم بالخیر	35
وصایا	39

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Press Qadian and Published by Muneer Ahmad hafizabadi for Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat.

اداریہ

نومبائعین کی تربیت میں خدام الاحمدیہ کا کردار

مختلف جماعتی ذرائع ابلاغ سے قارئین مشکوٰۃ تک یہ عظیم الشان و عدیم المثال خوشخبری پہنچ چکی ہوگی کہ ۳۰/جولائی ۲۰۰۰ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایام میں منعقدہ عالمی بیعت کے موقعہ پر چار کروڑ تیرہ لاکھ آٹھ ہزار سے زائد افراد باقاعدہ بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کردہ آسمانی نظام خلافت میں منسلک ہوگئے ہیں۔ الحمدللہ

۱۹۹۳ سے اب تک جب سے عالمی بیعت کا نظام شروع ہوا ہے ساڑھے چھ کروڑ سے زائد افراد کو قبول اسلام واحمدیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اور ان نو سالہ تاریخ میں نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہر سال بیعتوں کی تعداد سال گزشتہ سے دگنی ہوتی ہے لیکن اس سال تمام اندازوں اور امیدوں سے بہت بڑھ کر گزشتہ سال کے ایک کروڑ کے مقابل پر اس سال چوگنا زائد افراد کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ یہ اعداد و شمار جہاں جماعت مؤمنین کے ایمان میں بے انتہا اضافہ کا موجب ہیں وہاں دشمن کے غیظ و غضب کو مزید بھڑکانے والے ہیں مگر خدا کے وعدے بہر حال پورے ہوتے ہیں کوئی طاقت اس غیر مبدل تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

آج کل قادیان کا ماحول بھی جلسہ سالانہ کا سا منظر پیش کرتا ہے قرآنی تعلیم کے مطابق مختلف اقوام اور علاقہ سے تعلق رکھنے والے نو مبائعین کے نمائندے حصول علم کے لئے قادیان آئے ہوئے ہیں اور آرہے ہیں۔ اور اس ایک سال میں ہی قادیان کے مقدس درس گاہوں میں داخل ہونے والوں کی تعداد چھ سو سے زائد ہے۔ ان میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو ہندوستان کے مختلف درس گاہوں سے فارغ التحصیل ہیں۔ یہ دراصل علمائے سوء کی طرف سے جو پروپگینڈا کیا جاتا ہے کہ قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلا کر احمدی بناتے ہیں اس کا ایک منہ توڑ جواب ہے۔ اب دیوبندی، ندوی، قاسمی، سلفی وغیرہ درسگاہوں سے فارغ علماء کثرت کے ساتھ احمدیت میں آرہے ہیں۔ علماء سوء کی زمینیں لپیٹی جارہی ہیں۔

ان سب حقائق کا کیا رد عمل ہوگا؟ تاریخ مذاہب سے واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ یہ سازشیں رچائیں گے۔ میٹنگیں کرینگے۔ فتاوی منگوائینگے۔ 'رابطہ' سے رابطہ کرینگے۔ مزید فنڈز منظور کروائینگے۔ مگر کیا ان کے پاس کوئی ایسا نیا ہتھیار ہے جسے جماعت کے خلاف گذشتہ سو سال میں کام میں نہ لایا گیا ہو؟ اور تقدیر الٰہی نے اسے کند نہ کر دیا ہو!!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کاروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو

(بقیہ ص 36 پر)

”وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ“ (النور آیت)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”اِن آیات سے یہ مضمون شروع ہوتا ہے کہ اگر مسلمان قومی طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے تو ان کو کیا انعام ملے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے اور ایسے اعمال بجا لائیں گے جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں اُن سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اُسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو اس نے خلیفہ بنایا اور اُن کی خاطر اُن کے دین کو جو اس نے اُن کیلئے پسند کیا ہے دنیا میں قائم کرے گا اور جب بھی ان پر خوف آئے گا اس کو امن سے بدل دے گا۔ اور ایسا ہو گا کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے اور کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیں گے۔ لیکن جو لوگ مسئلہ خلافت پر ایمان لانا چھوڑ دیں گے وہ اس انعام سے متمتع نہیں ہونگے بلکہ اطاعت سے خارج سمجھے جائیں گے۔

اِس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کیلئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کردے گا اور خلافت کے ذریعہ سے اُن کو اُن کے دین پر قائم فرمائے گا جو خدا نے اُن کیلئے پسند کیا ہے اور اس دین کی جڑیں مضبوط کردیگا اور خوف کے بعد امن کی حالت اُن پر لے آئیگا جسکے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کرینگے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کردیں گے جو خلافت کے قیام کیلئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔

.... خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی اکثریت رہے گی۔ جب اس میں فرق پڑ جائے گا اور اکثریت مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اب چونکہ تم خود بد عمل ہو گئے ہو اسلئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں... جب تک امت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی اس میں خلفاء آتے رہیں گے اور جب وہ اس سے محروم ہو جائے گی تو خلفاء کا آنا بھی بند ہو جائے گا...

(تفسیر کبیر ۶ صفحہ ۳۶۶-۷۵)

کلام الامام

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :

"...وہ مومن جو وجود روحانی کے پنجم درجے پر ہیں۔ حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں۔ اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں اور یا عہد کے متعلق ہے، خالی چھوڑنا نہیں چاہتے اور سب کی رعایت رکھنا اُن کا ملحوظِ نظر ہوتا ہے۔ اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دیدیں بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ در پردہ اُن سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔ پس طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرتے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر اُن میں کوئی نقص اور خرابی ہو۔ اور اِسی رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے...

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضا ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابہ مقدور کاربند ہو جائے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۸-۲۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا **عربی منظوم کلام**

رَبُّ الْوَرٰی عَیْنُ الْھُدٰی مَوْلَائِی

وہی تمام مخلوقات کا رب، سرچشمہ ہدایت اور میرا مولا ہے

وَلَهُ التَّفَرُّدُ فِي الْمَحَامِدِ كُلِّهَا	وَلَهُ عَلاءٌ فَوْقَ كُلِّ عَلاءِ

اور اسے تمام صفات حسنہ میں یگانگت حاصل ہے اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے

اَلْعَاقِلُوْنَ بِعَالَمِيْنَ يَرَوْنَهُ	وَالْعَارِفُوْنَ بِهِ رَءَوْا اَشْيَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے

هٰذَا هُوَ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا لِلْوَرٰى	فَرْدٌ وَّحِيْدٌ مَّبْدَءُ الاضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبود برحق ہے وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبداء ہے

هٰذَا هُوَ الْحِبُّ الَّذِيْ اٰثَرْتُهٗ	رَبُّ الْوَرٰى عَيْنُ الْهُدٰى مَوْلَائِي

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔ مخلوقات کا رب، سرچشمہ ہدایت اور میرا مولا ہے

نَدْعُوْهُ فِيْ وَقْتِ الْكُرُوْبِ تَضَرُّعًا	نَرْضٰى بِهِ فِيْ شِدَّةٍ وَّ رَخَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں

هَوْجَاءُ اُلْفَتِهٖ اَثَارَتْ جُرَّتِيْ	فَفَدٰى جَنَانِيْ صَوْلَةَ الْهَوْجَاءِ

اس کی الفت کے بگولے نے میری خاک اُڑا دی۔ پس میرا دل اس بگولے پر فدا ہوگیا

اَعْطٰى فَمَا بَقِيَتْ اَمَانِيْ بَعْدَهٗ	غَمَرَتْ اَيَادِي الْفَيْضِ وَجْهَ رَجَائِيْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی

اِنَّا غُمِسْنَا مِنْ عنايةِ رَبِّنَا	فِي النُّوْرِ بَعْدَ تَمَزُّقِ الاَهْوَاءِ

ہوا و ہوس کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد ہم اپنے رب کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں

قسط چہارم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

﴿عطاالٰہی احسن غوری قادیان﴾

تعارف براہین احمدیہ

براہین احمدیہ جلد سوئم

پچھلی قسط میں یہ بیان تھا کہ ہر انسان کے اندر یہ استعداد نہیں ہوتی کہ وہ وحی الٰہی سے مشرف ہو۔بلکہ اس کے لئے ایک استعداد کا ہونا لازمی ہے۔جو انبیاء میں سب سے بڑھ کر ہوتی ہے اور انبیاء میں بھی یہ استعداد مختلف درجوں پر واقع ہوتی ہے۔سب سے زیادہ وحی پانے کے لئے مستعد ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو ان پر وحی کی وہ تمام وحیوں سے افضل ہے۔ علاوہ ازیں وحی ، نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا اس لئے توریت جلالی شریعت تھی۔ حضرت عیسیٰ کے مزاج میں نرمی تھی اس لئے انجیل کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر مشتمل ہے۔مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج غایت درجہ معتدل تھا۔ نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔

نور وحی کے گرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ انسان کے اندر ایک ایسا تیل پایا جائے جس پر یہ نور گر سکے۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عقل وذکاء کا تیل عطاء کیا گیا تھا وہ اس قدر صاف اور روشن اور لطیف تھا کہ بن آگ کے ہی جلنے پر آمادہ تھا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یعنی عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت ولطافت ونورانیت پر واقعہ کہ الہام سے پہلے خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے۔"(ص ۱۹۵)

پس اس نور پر ایک اور نور وارد ہوا یعنی آنحضرت جن میں پہلے سے ایک نور تھا ایک اور نور "نور آسمانی" جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا پس نور وحی نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :

"...جو شخص آنکھوں کا نور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نور پاتا ہے۔اور جس کے پاس آنکھوں کا نور نہیں وہ آفتاب کے نور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے۔اور جس کو فطرتی نور کم ملا ہے اس کو دوسرا نور بھی کم ہی ملتا ہے۔اور جس کو فطرتی نور زیادہ ملا ہے۔ اس کو دوسرا نور بھی زیادہ ہی ملتا ہے... اسی جہت سے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے جیسا فرمایا ہے :قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین"

پھر حضور علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ اگر دل میں یہ وہم گذرتا ہو کہ خدا نے مختلف طبائع کیوں پیدا کیں۔اور کیوں سب کو ایسی قوتیں عنایت نہ فرمائیں جن سے وہ معرفت کاملہ

اور محبت کاملہ کے درجے تک پہنچ جاتے تو یہ سوال بھی خدا کے کاموں میں ایک فضول دخل ہے جو ہرگز جائز نہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ ہاں اگر یہ جستجو ہے کہ اس تفاوت مراتب رکھنے میں حکمت کیا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس بارہ میں قرآن شریف میں تین حکمتیں بیان ہوئی ہیں :

اوّل :

وَقالوا لولا نزل ہٰذا القرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم۔ اہم یقسمون رحمت ربک۔ نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضہم فوق بعض درجات لیتخذ بعضہم بعضا سخریا۔ ورحمت ربک خیر مما یجمعون۔

حضور علیہ السلام اس ایت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں :

"یعنی ہم نے اس لئے بعض کو دولتمند اور بعض کو درویش اور بعض کو لطیف طبع اور بعض کو کثیف طبع اور بعض طبیعتوں کو کسی پیشہ کی طرف اور بعض کو کسی پیشہ کی طرف مائل رکھا ہے۔ تا ان کو یہ آسانی پیدا ہو جائے۔ کہ بعض کے لئے بعض کاربرار اور خادم ہوں اور صرف ایک پر بھار نہ پڑے . . . اسی ضرورت کے انصرام کے لئے حکیم مطلق نے بنی آدم کو مختلف طبیعتوں اور استعدادوں پر پیدا کیا کہ ہر یک شخص اپنی استعداد اور میل طبع کے موافق کسی کام میں بہ طیب خاطر مصروف ہو۔"(ص ۲۰۵)

دوئم:

استعدادوں میں تفاوت رکھنے میں یہ حکمت ہے تا کہ پاک لوگوں کی خوبی ظاہر ہو کیونکہ ہر ایک خوبی مقابلہ ہی سے معلوم ہوتی ہے جیسے فرمایا ہے :

انا جعلنا ما علی الارض زینۃلہالنبلوہم ایہم احسن عملا

سوئم:

فرماتے ہیں : حکمت تفاوت مراتب رکھنے میں انواع اقسام کی قدرتوں کا ظاہر کرنا اور اپنی عظمت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے۔

مالکم لا ترجون للہ وقارا و قد خلقکم اطوارا

یعنی تم کو کیا ہو گیا کہ تم خدا کی عظمت کے قائل نہیں ہوتے حالانکہ اس نے اپنی عظمت ظاہر کرنے کے لئے تمکو مختلف صورتوں اور سیرتوں پر پیدا کیا۔ یعنی اختلاف استعدادات وطبائع تو اسی غرض سے حکیم مطلق نے کیا تا اسکی عظمت وقدر شناخت کی جائے۔

وسوسئہ ششم

معرفت کامل کا ذریعہ وہ چیز ہو سکتی ہے جو ہر زمانہ میں کھلی ہوئی ہو اور صحیفہ نیچر ہر وقت کھلا رہتا ہے اس لئے یہ معرفت کامل کے لئے کافی ہے۔

جواب : حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :

"صحیفہ فطرت کو بمقابلہ کلام الٰہی کھلا ہوا خیال کرنا یہی آنکھوں کے بند ہونے کی نشانی ہے۔ جن کی بصیرت اور بصارت میں کچھ خلل نہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اسی کتاب کو کھلے ہوئے کہا جاتا ہے جس کی تحریر صاف نظر آتی ہو جس کے پڑھنے میں کوئی اشتباہ باقی نہ رہتا ہو"(ص ۲۰۷)

صحیفہ نیچر کبھی بھی انسان کو صحیح طور پر کامل معرفت نہیں دے سکتا۔ اگر وہ اس قابل ہوتا تو اس بات کا کہاں ثبوت ہے کہ

آج تک کسی نے یہ کہا ہو کہ میں نے صحیفہ قدرت کے تمام دلالات کو بخوبی سمجھ لیا ہے؟ اگر یہ بات درست ہوتی کہ یہ محض نیچر ہی ہے جو انسان کو یقین کے آخری مرتبے تک پہنچا دیتی ہے تو پھر لوگ کیوں غلطیوں میں ڈوبتے اور کیوں خدا کے وجود سے ہی انکاری ہو جاتے۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ ہزار ہا فلاسفر اور حکیم فطرت کو پڑھ کر بھی دہریے اور طبعی ہو کر مرے۔ پس معرفت کامل کے لئے خدا کا کلام ہونا لازمی ہے۔

یہ بات تمام انسان سمجھتے ہیں کہ انسان اپنے دل کی بات بیان کرنے کے لئے قوت گویائی کا استعمال کرتا ہے پس وہ خدا جس نے انسانوں کو حتی کے حیوانات کو بھی قوت گویائی عطا کی ہے کہ وہ بھی اپنی آواز سے اپنی موجودگی کا احساس دلا سکتے ہیں، کیا وہ اتنا بودا ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو اپنا پتہ دینے کے لئے محض ایسے اشارات کا سہارا لیا جس سے اس کے بندے بجائے اس کے کہ اس کا پتہ پائیں اس کے وجود کے ہی انکاری ہو جائیں۔ پس یہ بات بالکل بعید العقل ہے اور ضروری ہے کہ خدا کی طرف سے بھی انا الموجود کی آواز آئے جس سے اس کے بندے کامل معرفت پائیں اور گناہ کے زہر سے بچ سکیں۔

نیچر ہمیں کسی چیز کا معین علم نہیں دیتی یعنی اس کے مشاہدہ سے یہ بات تو علم میں آگئی کہ یہ آنکھ ہے اور اس سے دیکھنے کا کام لیا جاتا ہے اور یہ کان ہیں اور ان سے سننے کا کام لیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے کن حدود میں کام لینا جائز ہے نیچر سے کہاں بیان ہوتا ہے؟ پس یہ خدا کا ہی کلام ہے جس نے انسان کو صحیح راہ بتائی اور زندگی کے پاک اصول مقرر فرمائے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ خدا ہی کا کلام ہے جس نے اپنے کھلے ہوئے اور نہایت اضح بیان سے ہم کو ہمارے ہر یک قول اور فعل اور حرکت اور سکون میں حدود معینہ مشخصہ پر قائم کیا اور ادبِ انسانیت اور پاک روشنی کا طریقہ سکھلایا۔ وہی ہے جس نے آنکھ اور کان اور زبان وغیرہ اعضاء کی محافظت کے لئے بکمال تاکید فرمایا۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم و یحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم الجزو نمبر ۱۸ یعنی مؤمنوں کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھوں اور کانوں اور ستر گاہوں کو نامحرموں سے بچاویں اور ہر یک نادیدنی اور ناشنیدنی اور ناکردنی سے پرہیز کریں۔ کہ یہ طریقہ ان کی اندرونی پاکی کا موجب ہوگا۔ یعنی ان کے دل طرح طرح کے جذبات نفسانیہ سے محفوظ رہینگے۔... اب دیکھئے کہ قرآن شریف نے نامحرموں سے بچنے کے لئے کیسی تاکید فرمائی۔" (۲۰۹)

پس یہ جو باتیں قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں اور جن پر عمل کر کے انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے اور وہ تقویٰ کی راہوں میں قدم آگے بڑھا سکتا ہے یہ تمام باتیں کہاں نیچر سے معلوم ہوتی ہیں؟ کوئی ہے جو یہ بتلادے کہ نیچر میں کہاں ان باتوں کا پتہ ملتا ہے پس وہی لوگ نجات پاتے ہیں جو خدا کے کلام کو اپنا دستور عمل بناتے ہیں۔ پس دیکھئے کہ خدا کا کلام کتنا کھلا ہوا ہے کہ معمولی آدمی بھی اس کو سمجھ سکتا ہے لیکن ان نیچریوں نے خدا کو اس طرح کا سمجھ رکھا ہے گویا اس میں بولنے اور سننے کی طاقت ہی نہیں اور وہ بخیل ہے کہ اس نے بندے کو اپنے کلام سے محروم رکھا اور محض نیچر کے بھروسے چھوڑ دیا۔ پس خدا کے کلام کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ اپنے اندر ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے اور بڑے بڑے سنگ دلوں کو بھی اس طرف کھینچ لاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان سے وحی اور الہام کا پانی اتارا اور ہر شخص جس نے اس میں سے حصہ لینا چاہا اپنے ظرف اور وسعت کے مطابق حصہ پایا جیسا کہ فرمایا: انزل من السماء ماءً فسالت اودیة بقدرہا۔ (جاری)

عالمی بیعت

عالمی بیعت کا نظارہ تو دیکھ ! آنے والے دور کا تارہ تو دیکھ !
اب نہ تڑپے گی کبھی انسانیت درد زیدؓ و بجرؓ کا چارہ تو دیکھ !
بن رہے تازہ زمین و آسمان اک نئی دنیا کا نظارہ تو دیکھ !
سوئے منزل چل پڑے باذوق و شوق صد ہزاراں دشت آوارہ تو دیکھ !
منزل حق پر ہیں اترے کارواں دیکھ تو! مہدی کا دوارہ تو دیکھ !
ہے وہی تہذیب تازہ روپ میں یہ تمدن خیز گہوارہ تو دیکھ !
تیز رو ہے آج سیل "البلاغ" ٹوٹتا صدیوں کا پشتارہ تو دیکھ !
اسود و احمر ہیں یکساں فیضیاب آب روحانی کا بٹوارہ تو دیکھ !
دھل رہے ہیں آج اشکوں سے گنہ سادہ و دلکش یہ کفارہ تو دیکھ !
ہے برستی آنکھ ساون کی طرح دل تڑپتا صورت پارہ تو دیکھ !
سن ذرا مرغان حق کے چہچہے دید کے قابل یہ نظارہ تو دیکھ !
ہے اگر تاب نظر طاہر کو تک! دیکھ ! مہدی کا جگر پارہ تو دیکھ !
ضامن امن و سکون جاوداں عالم نو کا ذرا تارہ تو دیکھ !
عشق کی قوت سے اڑتا جا رہا احمدیت کا یہ طیارہ تو دیکھ !

عبدالسلام اسلام

(بشکریہ انصاراللہ ستمبر ۱۹۹۹ء)

[illegible]

از طرف

محترم سید قیام الدین صاحب برق

مخالفین حق و صدقت مخالفت کے کاروبار میں نہایت مضحکہ خیز قلابازیوں کا مظاہرہ مسلسل کرتے آرہے ہیں کبھی تو موعود بر حق حضرت مہدی پاک علیہ السلام کو نعوذباللہ زندیق، مرتد، کافر، خارج از اسلام گردانتے ہوئے خالص تائید حق سے آپکے جلائے ہوئے روشن اسلامی قندیل کو اپنی سفلی پھونکوں سے گل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی اپنی مطلب براری یا پھر اسلامی دنیا میں نام کمانے اور علمی شہرت کا ڈنکا بجوانے کے لئے حضرت اقدس علیہ السلام کے ہزاروں صفحات پر مشتمل گلہائے رنگارنگ کے خوش نما دبستان سے کچھ نا کچھ نہایت محتاط طریق سے سرقہ کر کے وہ عالم اسلام میں خراج عقیدت و داد تحسین حاصل کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ ہیں وہ علماء سوء یا مخلافین احمدیت کے کاروبار کا کچھ مختصر سا تذکرہ! ویسے اسی سلسلہ میں مولانا دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت کی تصنیف "ایک حیرت انگیز انکشاف" اور مولانا منیر احمد صاحب خادم کی تصنیف "دیوبندی چالوں سے بچئے" بھی لائق مطالعہ اور قابل توجہ ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ کی بات ہے نئی دہلی سے شائع ہونے والا ماہنامہ "تلاش جدید" کے ایک خاص نمبر میں "شان رسول عربی" عنوان کے تحت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روح پرور تصانیف سے وجد آفریں تین اقتباسات کو بغیر کسی حوالہ کے اپنے اوراق کے لئے زینت کا سامان فراہم کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

۱) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اپنی تصنیف سرمہ چشمہ آریہ میں صفحہ ۲۳ و ۲۴ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں :-

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا و عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ ہیں۔ اس لئے خدائے عزوجل نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور سینہ و دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینۂ دل سے فراخ تر اور پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا۔ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو جو کہ اولین و آخرین کے وحیوں سے

اقویٰ واکمل وارفع واتم ہو کر صفات الہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو"۔

۲) حضور علیہ السلام اپنی معروف تصنیف "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۱۱۵ تا صفحہ ۱۱۶ میں فرماتے ہیں:

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہزار ہزار درود و سلام ان پر) یہ کس اعلیٰ مرتبہ کا نبی ہے اس کے اعلیٰ مقام کی انتہا معلوم نہیں ہو سکتی اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبے کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ ہر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کا راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں زندگی میں اسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے انسان نہیں بلکہ وہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو دیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔"

۳) حضور علیہ السلام اپنی تصنیف اتمام الحجۃ صفحہ ۳۶ میں فرماتے ہیں:

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمال کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبین جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ تین نہایت ہی پاکیزہ اقتباسات اس رسالہ "تلاش جدید" کے صفحہ ۲۸۴ پر "شان رسول عربی" کے عنوان کے تحت بغیر کسی حوالہ کے درج کئے ہیں۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر عرفان احمد صدیقی ہیں۔ جی ہاں یہ وہی صدیقی خاندان ہے جب ۱۹۹۱ء میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ چوتھے خلیفہ ہندوستان تشریف لائے تھے تب اپنی اخبار "نئی دنیا" میں تمام تر شرافت کو بالائے طاق رکھ بہت کچھ احمدیت اور بانی احمدیت کے خلاف غلاظت سے لبریز کاغذات سیاہ کئے تھے۔ قسما قسم کے بے جا التہامات الزامات وغیرہ نہایت غیر مہذبانہ رنگ میں درج کئے تھے آج یہی صدیقی خاندان کا رسالہ ماہنامہ "تلاش" حضرت بانی جماعت احمدیہ کی نور ایمان سے لبریز تحریرات کو چرا کر اپنے رسالہ کے اوراق کو فخریہ طور پر باعث زینت بنا رہے ہیں واہ رے واہ یہ بھی کیا ادا ہے سچ ہے ؎

شرم تم کو مگر نہیں آتی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی عظمت اور شوکت اب اظہر من الشمس ہے آپ نے کیا خوب فرمایا ہے:

"اجنحہ ملائکہ پر اس عاجز کے دونوں ہاتھ ہیں اور غیبی قوتوں کے سہارے سے علم لدنی کھل رہے ہیں" (ازالہ

اوہام)

فرماتے ہیں:

"قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے... ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منور کر رہی ہے۔ اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے۔"

(ضمیمہ ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۱۴ بار اول)

اس طرح نئی دہلی سے ایک اور ماہنامہ "مشرقی دلہن" شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر پرنٹر پبلشر پروپرائٹر بھی جناب عرفان احمد صدیقی ہیں۔ اس وقت خاکسار کے سامنے اس رسالہ کا جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ا جنوری ۱۹۹۸ء کے صفحہ ۱۳۸ میں حضرت اقدس علیہ السلام کا عشق قرآن سے لبریز ایک طویل نظم کو رسالہ مشرقی دلہن کے اوراق کے لئے زینت کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ عنوان ہے

شان قرآن

خاکسار من وعن اس نظم کو اسی رسالہ سے قارئین کے دلچسپی کے لئے نقل کر دیتا ہے:

۱) نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

۲) حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفا نکلا

۳) یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

۴) سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

۵) کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

۶) پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر ایک لفظ مسیحا نکلا

۷) ہے قصور اندھوں کا ہی وگرنہ یہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا

۸) زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

۹) جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

پتہ چلتا ہے دہلی میں خاصکر صدیقی خاندان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نقل کر کے اپنے رسالہ میں شایع کرنے میں خوب لطف آتا ہے کیونکہ ایسے پاکیزہ مواد کی اشاعت سے قارئین کرام کی جانب سے داد تحسین جو ملتی ہے۔ سچ ہے اور بالکل سچ ہے:

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ صرف دہلی کے صدیقی خاندان کو ہی نہیں دیگر تمام کلمہ گو بھائیوں کو خاص کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ندگی بخش علم کلام سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے اور یہ کہ وہ شرح صدر کے ساتھ اس مامور من اللہ کو قبول کرنے کی بھی توفیق پا سکیں۔ جس نے اپنے مشن کی کامیابی پر یقین تام کے ساتھ یہ اعلان فرمایا:

"دنیا مجھکو نہیں پہچانتی مگر وہ مجھکو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے

ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کریگا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو فیصلہ کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور منکرین میں ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح اب بھی وہ فیصلہ کریگا... خدا کے ماموریں کے آنے کے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ نہ میں بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤنگا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳)

بہادر کون

"رسول کریم ﷺ نے اپنے نفس کو دبانے کو اتنی اہمیت دی ہے آپ فرماتے تھے کہ بہادر اس کو نہیں کہتے جو کشتی میں دوسرے کو گرائے بہادر وہ ہے جسے غصہ آئے تو وہ اسے روک لے۔ پس بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھے اور اس کو روک لے۔ پس بہادر غلام محمد پہلوان نہیں۔ بڑا بہادر کِکر سنگھ پہلوان نہیں۔ بلکہ بڑا بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھے اور اس کو روک لے۔

اس بارہ میں حضرت علیؓ کی ایک مثال بڑی ایمان افزاء ہے۔ جنگ خیبر میں ایک بہت بڑے یہودی جرنیل کے مقابلہ کیلئے نکلے اور بڑی دیر تک اس سے لڑتے رہے چونکہ وہ بھی لڑائی کے فن کا ماہر تھا اس لئے کافی دیر تک مقابلہ کرتا رہا۔ آخر حضرت علیؓ نے اسے گرالیا اور آپ اس کی چھاتی پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور ارادہ کیا کہ تلوار سے اس کی گردن کاٹ دیں۔ اتنے میں اس یہودی نے آپ کے منہ پر تھوک دیا اس پر حضرت علیؓ اسے چھوڑ کر الگ کھڑے ہو گئے وہ یہودی سخت حیران ہوا کہ انہوں نے یہ کیا کیا۔ جب یہ میرے قتل پر قادر ہو چکے تھے تو انہوں نے مجھے چھوڑ کیوں دیا۔ چنانچہ اس نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے چھوڑ کر الگ کیوں ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم سے خدا کی رضا کیلئے لڑ رہا تھا۔ مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو مجھے غصہ آگیا اور میں نے سمجھا کہ اب اگر میں تم کو قتل کروں گا تو میرا قتل کرنا اپنے نفس کے لئے ہوگا۔ خدا کے لئے نہیں ہوگا۔ پس میں نے تمہیں چھوڑ دیا تاکہ میرا غصہ فرو ہو جائے اور میرا تمہیں قتل کرنا اپنے نفس کے لئے نہ رہے۔ یہ کتنا عظیم الشان کمال ہے کہ عین جنگ کے میدان میں انہوں نے ایک شدید دشمن کو محض اس لئے چھوڑ دیا کہ تاکہ ان کا قتل کرنا اپنے نفس کے غصہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔"

(سیر روحانی جلد اول صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

(انتخاب از "سوچنے کی باتیں" حصہ اول و دوم شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

دعا

از مکرم محمد فاروق عارف صاحب

دعا بندے اور خدا کے درمیان تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور انسانی زندگی کا مقصد ہی خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے وہ رحمٰن ہے غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ بے حد کرم کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت سمیع بھی ہے۔ یعنی سننے والا۔ اللہ تعالیٰ اس امر کو بیحد پسند کرتا ہے کہ کوئی اسے پکارے۔ اور وہ اسکی پکار سنے۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوش خبری کو دلوں میں بٹھادوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح)

دعا کی ماہیت کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں :

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب کے درمیان تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص طبعیہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کیساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہیکہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اسکی روح اس کے آستانے پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس دعا کا اثران تمام مبادی اثرات پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کیلئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا وہ اسباب طبعیہ جو بارش کیلئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور قحط کیلئے بد دعا ہے تو قادر

مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کامل دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اسطرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اسکی نظیریں کچھ کم نہیں ہے بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جسقدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے انکا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے ہی دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اسے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس امی وبے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔اللّٰہم صلّ وسلّم وبارك عليه بقدر همه و غمه وحزنه لهذه الامة وانزل عليه انوار رحمتك الى الابد ۔ اور میں اپنے ذاتی تجربوں سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(برکات الدعاء ص 7-8)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو تو کہہ دے کہ میں ان کے قریب ہوں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اگر کوئی مجھے پکارے گا تو میں اس کے قریب ہوں اور جو پکارنے والے کے قریب ہو تو کیسے ممکن ہے کہ پکارنے والے کی آواز نہ سنے۔

جب بندہ یہ کامل یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ ہے اور اس بات پر کامل یقین کرے کہ میں جس کو پکار رہا ہوں وہ میری آواز سن رہا ہے میرے حال سے واقف ہے اور کامل محبت اور کامل وفاداری سے اس کو مدد کیلئے آواز دیگا تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی دعا سنیگا اور اسے قبول فرمائیگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اور اسکی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو......دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عین مطابق ہے مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا ہے اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کسقدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کام جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اسی لئے اسکے

حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات ص351-52)

کبھی کبھی ایسا بھی ہو تا ہے کہ گناہ گاروں کی دعائیں بھی جو اضطراری حالت میں کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمالیا کرتا ہے لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ہمیشہ ان کی دعائیں قبول ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی بندے کے ذمہ کچھ حقوق رکھے ہیں۔ اور وہ چاہتا ہے کہ بندہ بھی اس کے حکم کی تعمیل کرے۔ اگر انسان وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے مقرر کئے ہیں۔ انہیں پوری وفاداری اور ایمانداری کیساتھ نبھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور خود اس کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن اگر انسان وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ نے اس پر مقرر کئے ہیں انہیں بھول جاتا ہے اور کسی مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو مدد کیلئے بلاتا ہے اور جب خدا تعالیٰ اسکی دعائیں قبول نہیں کرتا۔ اور انسان آخر یہ گمان کرنے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو نہیں سنتا اور دعا پر سے اپنا یقین ختم کر لیتا ہے۔ اس میں قصور خدا کا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ مجھے بھول جاتا ہے تو میں بھی اس کو بھول جاتا ہوں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر ایک انسان برائی کرے اور اس بات کی امید رکھے کہ اس کے ساتھ بھلائی ہو۔

اگر ہم دنیا میں نظر دوڑا کر دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب تک ایک انسان دوسرے انسان کو یاد کرتا رہتا ہے اور اس سے تعلق قائم رکھتا ہے تو دوسرا بھی اسکے لئے ہمدردی رکھتا ہے اور اس سے اپنا تعلق باندھ کر رکھتا ہے۔ یہ تو دنیوی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے وہ اسکو کبھی نہیں بھولتا جو اس سے محبت کرتا ہے اور جو اس سے تعلق قائم رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف دو بالشت جاتا ہوں۔ اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ آتا ہوں۔ اگر کوئی میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے کس قدر محبت رکھتا ہے ناممکن ہے کہ اللہ کے قول میں ایک ذرہ بھی فرق ہو۔ کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو دعا سے تعلق باندھتا ہے۔

بد قسمت ہے وہ شخص جو دعا پر یقین نہیں رکھتا اور یہ سمجھتا ہے کہ میں نے اپنی کوششوں سے سب کام تو مکمل کر لیا ہے اب مجھے دعا کی کیا ضرورت ہے اس شخص کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک شخص دن رات محنت کر کے کھیت میں حل چلا کر بیج تو ڈالتا ہے لیکن پانی نہیں دیتا۔ اور آخر اپنی دن رات کی محنت پر خود پانی پھیر دیتا ہے۔ اسے برباد کر دیتا ہے۔

انسانی جسم بھی ایک کھیت کی مانند ہے جس کا پانی دعا ہے۔ اگر جسم کا تعلق دعا سے ختم ہو جائے تو یہ جسم بے جان ہے۔ یہ دعا ہی ہے جو ایک ادنیٰ انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دیتی ہے۔

سوچاہیئے کہ انسان دعا سے اپنا تعلق پختہ طور پر قائم کرے تا اپنی اس مختصر زندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے دل میں خدا کی محبت قائم کرے۔ تا خدا اس سے محبت کرے۔ کیونکہ جسے خدا مل گیا اسے پھر اور کیا چاہیئے کیونکہ ہمارا اللہ بڑا مہربان بے انتہا محبت کرنے والا بزرگی والا خدا ہے!!

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ ساکن سکندرآباد دکن کا تعارف اور پاکیزہ سیرت کے دو واقعات

(از ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ مؤلف اصحاب احمد قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کے متعلق فرمایا:

"سیٹھ صاحب کے قبول احمدیت کیلئے میں نے دعا کی تو رؤیا میں دیکھا کہ ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت آسمان سے کھڑکی کھلی اور میں نے دیکھا کہ فرشتے ان پر نور پھینک رہے ہیں۔

کوئی فرد آپ جتنا وقت اور روپیہ تبلیغ کے لئے صرف نہیں کرتا۔ مالی خدمت میں آپ کا مرتبہ غالباً سب سے بڑھا ہوا ہے۔ حضرت عرفانی صاحب کا جائزہ تھا کہ سیٹھ صاحب نے گیارہ لاکھ روپیہ صرف کیا تھا۔

(کتاب صفحہ : ۳۵ قارئین موجودہ کرنسی کی شرح کی رو سے دیکھ لیں کہ یہ کس قدر مال کثیر بن جاتا ہے۔ مؤلف)

آپ پاکیزہ دل ہیں اور سلسلہ کے درد میں اس قدر گداز ہیں کہ مجھے آپ کی قربانی کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ مجھے آپ کی ذات پر فخر ہے۔"

جب حضور ۱۹۵۵ء میں علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے تو آپ نے سیٹھ صاحب کو رقم فرمایا کہ میں اس سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ میری زندگی کے ساتھی ہیں۔ پھر میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ بھائی بھائی کو اور دوست دوستوں کو یاد رکھتے ہیں۔ جس کو خدا ملائے ان کا رشتہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔

اپنے اخلاص و ایمان اور جذبۂ خدمت کی وجہ سے آپ بہتوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ ایسے وجود صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ (حضور کے ارشاد پر بہشتی مقبرہ قادیان کے صحابۂ خاص کے قطعہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔)

حضرت سیٹھ صاحب کی سیرت کے دو واقعات بیان کردہ محترم سید جہانگیر علی صاحب ساکن فلک نما جو کچھ عرصہ نائب امیر جماعت حیدرآباد دکن رہے تھے۔ پیش ہیں:

والد محترم سید غلام دستگیر صاحب اور ہمارے خاندان نے حضرت سیٹھ صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کا شرف پایا۔ ہڈی کے کاروبار میں والد صاحب سیٹھ صاحب کے کمشن ایجنٹ تھے۔ قبول احمدیت سے آپ کی کاروباری لین دین کی کمزوریاں دور ہوگئیں۔ اور آپ تا وفات احمدیت کے فدائی رہے۔

والد صاحب کی وفات 1946ء میں چھیالیس سال کی عمر میں ہوگئی۔ والد صاحب کے ذمہ کاروبار کا ستر ہزار روپے کا حساب تھا۔ اسوجہ سے کہ ہم اپنے سرپرست کی وفات کی وجہ سے پریشان تھے۔ سیٹھ صاحب کئی ماہ تک خاموش رہے۔ تاکہ

ہماری پریشانی نہ بڑھے۔ یہ نہیں پوچھا کہ اتنی خطیر رقم ہمارے ذمہ ہے اس کا مال کہاں ہے۔ اسوقت میں سب سے بڑا بیٹا سولہ سال کی عمر کا تھا۔ اور باقی بہن بھائی چھوٹے تھے۔

آپ نے کئی ماہ بعد مال اٹھوایا اور حساب کتاب ہوا تو بوجہ والد صاحب کی بیماری اور عدم نگرانی کے ہمارے ذمہ چودہ ہزار روپیہ نکلا۔ آپ کے پوچھنے پر والدہ صاحبہ نے بتایا کہ چار ہزار روپیہ نقد اور تین ہزار کا زیور ہمارا اثاثہ ہے۔ ہم نے نقدی چار ہزار روپے اور زیور کی قیمت تین ہزار پیش کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ بقیہ سات ہزار روپیہ میں معاف کرتا ہوں۔ اور آپ نے یقین دلایا کہ جیسے میرے والد صاحب پر آپ اعتماد کرتے تھے ویسا ہی آپ مجھ سے سلوک کریں گے۔

ہمارے غیر احمدی اقارب خوش تھے کہ ہمارے لئے بھیک مانگنے کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیٹھ صاحب کی شکل میں ہمیں ایک نہایت شفیق باپ عطا کیا۔ ہمیں محسوس نہ ہونے دیا کہ ہم یتیم ہو گئے ہیں اور اپنے مسائل میں ہمیں آپ کی سرپرستی حاصل رہی۔ اس کے بعد آپ کا کاروبار بارہ سال تک جاری رہا اور میں آپ کے ساتھ وابستہ رہا۔

دوسرا عجیب واقعہ اعتماد اور حوصلہ افزائی کا ہے جو یوں ہے کہ 1950ء میں میرے پاس بیالیس ہزار روپے کا ہڈی کا سٹاک تھا۔ نرخ یکایک قریباً دگنا ہو گیا۔ ممبئی اور احمد نگر کے بیوپاریوں نے آکر دگنے نرخ پر سارا مال لینے اور چالیس پچاس ہزار روپیہ منافع دینے کی پیشکش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے استاد حضرت سیٹھ صاحب کی تربیت کے نتیجہ میں شیطان کے بھکانے میں میں نہ آیا۔ میں فوراً آپ سے ملا اور بتایا کہ سٹاک بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ میرے پاس جگہ بھی نہیں اور وقت بھی زیادہ گذر رہا ہے۔ اور مال بہت خشک ہونے کی وجہ سے کمی کا امکان ہے۔ سو آپ مال اٹھانے کا حکم دیں۔ آپ نے فرمایا کہ مناسب وقت پر مال اٹھایا جائے گا۔ اور انشاء اللہ اس میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ کیونکہ یہ کاروبار میرا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ کا یہ توکل صحیح ثابت ہوا۔ کئی ماہ بعد مال تلوایا گیا تو اس میں کچھ کمی نہ ہوئی تھی۔

حضرت سیٹھ صاحب خوشی کے عالم میں ہوتے تھے تو آپ کا تبسم بہت نورانی اور فرحت بخش ہوتا تھا۔ سو حساب کتاب کے وقت آپ نے اسی خاص تبسم کے ساتھ مجھ سے پوچھا کہ کیا کسی کی طرف سے مال خریدنے کی بات مجھ سے ہوئی تھی۔ میں بہت گھبرایا کہ نہ معلوم ان تاجروں نے میرے بارے میں آپ کے پاس کیا شکایت کی ہے۔ میں نے کہا کہ مال آپ کا تھا۔ آپ ہی کی رقم سے خریدا گیا تھا۔ میں کمشن کا حقدار ہوں۔ جو بھی خریدنے کے لئے پوچھتا میں اس سے کس طرح بات کرتا۔

سیٹھ صاحب نے فرمایا مجھے تمام واقعات معلوم ہوئے ہیں۔ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ آپ نے ایمانداری سے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ پھر آپ نے مجھے کمشن کے علاوہ پچیس ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ اور کمشن اور عطیہ مل کر رقم ان تاجروں کی پیشکش کے برابر ہوئی۔

آپ نے مجھے یہ تلقین بھی فرمائی۔ کہ میں ہمیشہ ایمانداری کو پیش نظر رکھوں۔ روپیہ پیسہ رہنے والی شے نہیں بلکہ دیانت باقی رہنے والی شے ہے۔ کوئی اور ہوتا تو ان تاجروں والی بات کا علم ہونے پر فوراً مجھ پر پہرہ بٹھلا دیتا مبادا میں مال کسی اور کو دیدوں۔ لیکن آپ نے مجھ پر اعتماد کیا۔ آپ کے اس گرانقدر عطیہ سے میں ایک ہمشیرہ کی شادی وغیرہ محانگی امور سرانجام دینے کے قابل ہو سکا۔

حضرت سیٹھ صاحب کی تربیت پر عمل کرنے سے بفضلہ

میرے اموال میں بہت برکت ہوئی۔ اپنے بھائی سید جعفر علی صاحب کو میں نے ڈاکٹری تعلیم دلوائی اور پھر ان کی ڈاکٹری تعلیم امریکہ میں دلوائی کہ سرجری کی اعلیٰ ڈگری F.A.C.S. انہوں نے حاصل کی ایسے ڈگری یافتہ جنوبی ہند میں صرف آٹھ دس ہیں۔ (وہ امریکہ میں آباد ہو چکے ہیں اور جماعت اور اپنے خاندان کے لئے باعث برکت ہیں۔ صلاح الدین)

اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(ماخوذ از تابعین اصحاب احمد جلد نہم)

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

معجزہ

"انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے تقویٰ بخشے"۔ (ملفوظات جلد 4 ص 207)

کوشش کرو

کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک ہو متقی ہو ہر ایک بدی سے بچو۔ ہر وقت دعاؤں سے گزارا کرو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔

(ملفوظات 4 ص 274)

C. K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

Dealers In :

ROUND TIMBER, TEAK POLES SWAN SIZES, FIRE WOOD

&

Manufacture of :

WOODERS FURNITURE DOORS WINDOWS

&

BUILDING MATERIALS etc.

Mahdi Nagar, Vaniyambalam
Distt. Malappuram, KERALA
Pin - 679339

صبر

"انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔" (ملفوظات (جلد 4 ص 246)

رپورٹ

جامعہ احمدیہ کے طلباء راجستھان میں

شاہ چنگیز متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

الحمدللہ! ثم الحمدللہ کہ مدرسہ احمدیہ کا سیرُ وافی لأارض کے تحت جو تعلیمی ٹور منعقد ہوا تھا اللہ کے فضل سے نہایت ہی کامیاب رہا۔
(یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین نے طلباء جامعہ احمدیہ قادیان کے لئے سیر وفی الارض کے تحت ایک تفریحی ٹور کی منظوری عطا فرمائی ہے اور ساتھ ہی ازراہِ شفقت اخراجات بھی مہیا فرمائے۔ اسی پروگرام کے تحت یہ ٹور منعقد کیا گیا۔) اور اس ٹور سے جامعہ احمدیہ کے طلباء میں بے حد علم کا اضافہ ہوا اور ان کی شخصیت میں بھی نکھار آیا۔ اس ٹور میں درجہ اولیٰ کے 12 طلباء اور درجہ ثانیہ کے 17 طلباء تھے۔ اسی طرح مکرم مولانا بشیر احمد صاحب طاہر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور ماسٹر مبشر احمد صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب بطور نگران اس ٹور میں شامل تھے۔

ہمارا یہ سفر مورخہ ۱ر اپریل ۲۰۰۰ء تا ۱۵ر اپریل ۲۰۰۰ء جاری رہا۔ روانگی بعد دعا قادیان لوکل ٹرین سے ہوئی۔ دہلی تک کا سفر گولڈن ٹیمپل میل کے ذریعہ طے کیا گیا۔ اور مورخہ ۲ر اپریل کو پرانی دہلی سے احمد آباد دہلی ایکسپریس کے ذریعہ مورخہ ۳ر اپریل کی صبح کو اجمیر پہنچے۔ آگے کسی گاڑی کا حادثہ ہو جانے کی وجہ سے ٹرین آگے نہیں گئی اس لئے بذریعہ بس بیاور مشن پہنچے۔
وہاں ہمارے استقبال کے لئے مکرم عطاء اللہ صاحب ناصر مبلغ سلسلہ اور دیگر معلمین کرام موجود تھے۔ نہانے دھونے کے بعد طلباء نے کھانا کھایا جو کہ مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے ہی بنایا تھا۔ پھر نماز ظہر و عصر جمع اور قصر ادا پڑھی گئی۔
رات بیاور مشن میں ہی گزاری اور اگلے دن صبح prakash travels جن کی بس ہم نے بک کی تھی ہمیں لیکر اجمیر کی طرف روانہ ہو گئی۔ اجمیر سے ہمیں ایک دوسری بس جو two by two تھی لیکر روانہ ہوئی۔ اور یوں ہمارا سفر مورخہ 4-4-2000 کی شام کو شروع ہوا۔ سب سے پہلے ہم chit-torgarh کے لئے روانہ ہوئے۔

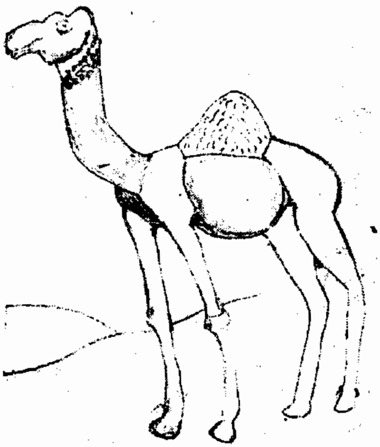

راجستھان کی آب و ہوا اور کلچر

ہندوستان کے شمال میں ہمالیہ پہاڑ نے ہمیشہ ہندوستان کی دشمنوں سے حفاظت کی ہے اور جنوب کو تینوں طرف سے سمندر نے گھیرا ہوا ہے۔ اگر ہندوستان کی ڈیوڑھی اور دروازہ کسی کو کہا جاتا ہے تو وہ راجستھان ہے اور یہ علاقہ پہلے پنجاب میں شامل کیا جاتا تھا۔ یہ علاقہ ہندوستان کا دروازہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں ہمالیہ کے مشہور درے ہیں جو کہ کم اونچے ہیں اور برف سے خالی ہیں اور یہاں سے ہی تجارت ہوتی تھی اور حملے کرنے کے لئے بھی یہی راستہ موزوں تھا۔ ان دروں میں سے مشہور درّے گومل، ٹوچی، بولان، خیبر ہیں۔ شروع سے ان راستوں سے حملے ہوتے تھے اسی لئے قدیم سے یہ جگہ بڑے بڑے راجاؤں کا ستھان رہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اسی لئے اس کا نام راجستھان پڑ گیا۔
پہلے اس کو راجپوتانہ کہا جاتا تھا، تقسیم ملک کے بعد اس کو راجستھان کہا جانے لگا۔ راجستھان قریباً ریتیلا ہے اور اس کے ریگستان کو تھار thar کہا جاتا ہے۔ یہ

ایشیا کا سب سے بڑا ریگستان ہے اور ہندوستان کے ریگستانوں میں سے 62% ریگستان یہی تھار ریگستان ہے۔

یہاں پانی کافی نیچے ہے یہاں تک کہ کئی جگہوں پر تین سوفٹ سے بھی زیادہ گہرا ہے۔ ریتیلی جگہ ہونے کے باوجود بھی راجستھان کا سارا معاشی نظام کھیتی باڑی پر منحصر ہے اور اسی طرح دودھ پر بھی۔ اس کے علاوہ راجستھان کو سیاحوں سے کافی آمد ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض علاقے مکمل طور سیاحت پر منحصر ہیں۔

دہلی سے جب ہم راجستھان کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو ایک پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کو اراولی کہا جاتا ہے یہ پہاڑ بہت پرانے ہونے کی وجہ سے کم اونچے ہیں لیکن معدنیات کا خزانہ ہیں۔ یہاں بارش اس لئے کم ہوتی ہے کیونکہ مانسون ہواؤں کو روکنے کی بجائے یہ اس کے parallel ہے اور بارش کم ہوتی ہے۔

اسی کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا خشک ہے اور نمی کم ہے۔ اور اس موسم نے یہاں کی قدیم تعمیرات کو اور art کے نمونوں کو بچانے میں ایک بڑا کردار ادا کیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آج سے لاکھوں سال پہلے پنجاب و راجستھان کی جگہ ایک سمندر تھا جس کو ٹھیتیز کہا جاتا ہے موجود تھا لیکن کسی وجہ سے یہ سمندر سوکھ گیا۔ اس کا ثبوت ایسے پتھروں کا ملنا ہے جو کہ Fosselised ہیں اور ان پر سمندری سیپوں کے نشانات ہیں۔ اور یہ مندروں میں لگے ہوئے ہیں جو کہ سینکڑوں سال پہلے بنے ہوئے ہیں اور ہم نے ان پتھروں کا خود مشاہدہ کیا۔

مسلسل حملوں کی وجہ سے یہاں کے لوگ بہت بہادر ہیں نیز نرم دل اور مہمان نواز اور محنتی بھی ہیں۔ یہاں پر کثرت کے ساتھ مسلمان علاقے بھی ہیں چونکہ یہاں Tourist کا ہجوم رہتا ہے اس لئے یہ کئی زبانیں سمجھ سکتے ہیں۔

چتوڑ گڑھ

CHITTORGARH

ساتویں سے سولہویں صدی تک سودیا راجپوتوں (قوم کا نام) کا دارالحکومت چتوڑ گڑھ رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چترا نگند نے یہاں پر قلعہ بنایا اور اسی کے نام سے اس جگہ کا نام چتر کوٹ پڑا اور یہی بگڑ کر چتوڑ بن گیا۔ میواڑ سے ملے سکوں پر بھی یہ نام کھدا ہوا ہے۔

چتوڑ گڑھ کا قلعہ ہی یہاں کی مشہور تاریخی عمارت ہے۔ مرور زمانہ کے باوجود آج یہ عظیم الشان قلعہ اپنے بنانے والوں کی بلند ہمتی اور اعلیٰ ظرفی کی عکاسی کرتا ہے۔ ریزہ ریزہ کر کے گرتے ہوئے کھنڈر گواہی دیتے ہیں کہ کبھی یہاں کیسے کیسے نگینے رہا کرتے تھے۔

وہ عمارتیں جن پر سیاست اپنا کھیل کھیلا کرتی تھی اور رنگینیاں اپنی چلمنیں گراتی تھیں آج بوسیدگی ان پر اپنا پردہ گرائے ہوئے ہے۔ چتوڑ گڑھ میں جتنی بھی قابل دید عمارتیں ہیں وہ اس قلعہ میں ہیں یہاں پر مہارانا کمبھا کے محل ہیں۔

سب سے پہلے ہم کمبھ شیام مندر گئے۔ یہاں دو مندر ہیں ایک وشنو مندر ہے اور دوسرا میرابائی کا مندر ہے اس دوسرے مندر میں ہی میرابائی کو زہر دیا گیا تھا وہ اسی مندر میں کرشن کی بھکتی کیا کرتی تھی۔ اس مندر کو 1448a.d. میں بنایا گیا۔ میرابائی راجا بھوج کی بیوی تھی اور رانا رتن سنگھ کی بیٹی تھی اسکا دیور اسے وشنو کی اپاسنا پر مجبور کیا کرتا تھا اسی وجہ سے اسے زہر دیا گیا۔

یہ عمارت سنگ تراشی کا بہترین نمونہ ہے اور پتھروں کی ہزاروں ہزار وشنو کی مورتیاں ہیں اور ساری کی ساری عمارت inter lock طریق پر بنی ہے یعنی چونے کا استعمال بالکل نہیں ہے۔ یہ عمارتیں راجپوتانہ طرز صناعی کا بہترین نمونہ ہیں زیادہ تر گنبدیں لمبائی میں ہیں مسلمانوں کے طرز صناعی سے بالکل مختلف ہے۔

وکٹری ٹاور

VICTORY TOWER

یہ ایک خوبصورت tower ہے۔ اسے مہارانا کمبھا نے محمود شاہ اور کتب الدین شاہ جو کہ مالوا کے سلطان تھے پر فتح پانے خوشی میں 1448 میں بنایا۔ اس کو بننے میں دس سال لگے صرف پتھر کا استعمال ہے اور interlock طریق پر بنا ہے۔ تیسری منزل میں عربی میں اللہ کھدا ہوا ہے۔

بلا تبصرہ

آدم سے لاکھوں برس پہلے کے انسان

امریکی ریسرچ سکالروں نے ایتھوپیا کے بعض علاقوں سے پتھر کے بنے ہزاروں ہتھیار مختلف مقامات پر ہوئی کھدائی کے دوران برامد کئے جن کے کیمیائی معائنہ سے یہ پتہ چلا ہے کہ : یہ آدم سے ڈھائی تین لاکھ سال پہلے کے انسانوں نے اپنے کاموں کیلئے بنائے تھے۔ اس کے علاوہ نیوانیوگی سے بھی بہت پرانے ہتھیار ملے جو تین لاکھ سال پرانے بتائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض آلات تانبہ کے بنے ہیں۔ ان میں سونے، چاندی، پیتل وغیرہ دھاتوں کا استعمال بھی ہوا ہے۔ نیویارک میں بعض ایسے ہتھیار دکھائے گئے ہیں اور کہا گیا کہ آدم سے لاکھوں سال پہلے بھی انسان موجود تھے۔

کیا شیطان کے ساتھ بے انصافی ہوئی

افریقہ کے بعض ملکوں میں شیطان کو بھی دیوتا مانا جاتا ہے کینیا میں شیطان کو خدا کے برابر درجہ دیا جاتا ہے۔ اور وہاں ایک باقاعدہ مت ابلیس کے پجاریوں کا چلایا جاتا ہے۔ جس کا پریذیڈنٹ ایک سابق کیتھوڈسٹ پادری ہے۔ اسکی چونسٹھ بیویاں ہیں۔ یہ مت Free sex کو مانتا ہے۔

اب مصر سے خبر آئی ہے کہ یہ بدعت وہاں بھی پہنچ گئی ہے۔ وہاں امیر خاندانوں کے لڑکے لڑکیوں نے بھی ابلیس کی عبادت کرنی شروع کر دی ہے۔

جنوری کے تیسرے ہفتے پولیس نے اسی ۸۰ نوجوان لڑکے لڑکیوں کو اس مت یا مذہب کے ہیڈکوارٹر سے گرفتار کیا یہ بالکل ننگے ہو کر بری حرکتیں کر رہے تھے۔ ان میں مسیحیوں کے علاوہ مسلمان لڑکے لڑکیاں بھی تھے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا شیطان یا ابلیس بھی بہت بڑا فرشتہ تھا۔ خدا نے اسے جنت سے نکال کر اس سے بے انصافی کی اور اسے اور اسکے پیروکاروں کو سزا دی کیونکہ اس کے خیالات خدا سے نہ ملتے تھے وہ دنیاوی زندگی میں ہی انسانوں کو عیش و عشرت کرانا چاہتا تھا۔ جبکہ خدا اگلے جہاں میں انکو عیش و عشرت اور ایسی باتوں کا وعدہ کرتا تھا اس لڑائی میں خدا ہار گیا (نعوذباللہ من ھذہ الخرافات) اور زمینی انسانوں کی بہت بڑی تعداد شیطان کے پیچھے ہو گئی۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شیطان جیت گیا۔ مصر سرکار ان لوگوں کے خلاف مذہبی توہین زناکاری وغیرہ کے الزامات میں مقدمے چلا رہی ہے۔

(حوالہ مسیحی دنیا نئی دہلی جلد ۳ ۴ مارچ ۱۹۹۷ء صفحہ : ۴-۵ کالم ۳-۴)

(مرسلہ میر عبدالحفیظ قادیان)

پاکستان میں پیغمبری کا دعویٰ کرنے والے کو سزائے موت کا حکم 35 سال قید و 2 لاکھ روپے جرمانہ

اسلام آباد ۷ ر اگست (رائٹر) پاکستان کی ایک عدالت نے ایک شخص کو اہانت اسلام کے جرم میں سزائے موت دینے کا حکم سنایا ہے۔ اخباروں نے اس اطلاع کو دیتے ہوئے بتایا کہ اس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا تھا۔ "روزنامہ" نیشن کی رپورٹ کے مطابق یوسف علی نامی اس شخص کے خلاف صوبہ پنجاب کی راجدھانی لاہور میں ہفتہ کو یہ سزا سنائی گئی۔ لاہور کے سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے پیشے سے تاجر یوسف علی کو جو سزا سنائی ہے اس میں 35 سال کی سزائے قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ بھی شامل ہے۔ قانونی ذرائع نے بتایا کہ سزائے موت دینے کے حکم پر سزائے قید ختم ہونے کے بعد ہی عمل ہوگا۔ اس فیصلے کے خلاف صوبائی ہائی کورٹ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ ملک کے اہانت اسلام قانون کے تحت یہ الزام ایک اسلامی گروپ کی شکایت پر عائد کیا گیا ہے۔ تحریک ختم نبوت نامی تنظیم نے تین سال قبل شکایت درج کرائی تھی کہ اس شخص یوسف علی نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ شکایت تحریک کے جنرل سیکریٹری محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی تھی۔ نبوت کا اعلان اہانت اسلام قانون کے تحت قابل مواخذہ ہے مگر پاکستان میں انسانی حقوق کے لئے سرگرم گروپوں کا کہنا ہے کہ اکثر اس قانون کو ذاتی دشمنی نکالنے کے لئے غیر مسلم اقلیتوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔"

(ہند سماچار 8.8.2000)

مرسلہ نیوز رپورٹر مشکوٰۃ قادیان

چند ایمان افروز واقعات

(۱) حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک مرتبہ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس امام نے پوچھا حضرت آپ کام کاج تو کچھ کرتے نہیں روٹی کہاں سے کھاتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا ذرا ٹھہرو مجھے نماز لوٹا لینے دو جو میں نے تمہارے پیچھے پڑھی ہے کیونکہ جس امام کو یہ پتہ نہ ہو کہ رزاق کون ہے؟ اس کی اقتداء جائز نہیں۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور خلافت میں ایک عرب کا اونٹ مر گیا اس نے سن رکھا تھا کہ بیت المال سے خلیفہ ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ دور دراز کا سفر طے کر کے مدینہ منورہ پہنچا اور سیدھا حضرت علیؓ کے در دولت پر حاضر ہوا۔ حضرت امام حسینؓ گھر پر موجود تھے انہوں نے اس بدو کا خیر مقدم کیا۔ اور اس کے استفسار پر بتایا کہ امیر المؤمنین کسی کام سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے اس عرب کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور خود اس کے لئے کھانا لانے تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ مہمان عرب کیلئے پر تکلف کھانا تیار کر کے لائے اور اس کے سامنے دستر خوان چن دیا۔ وہ عرب بولا میں اس وقت تک یہ کھانا نہیں کھاؤنگا جب تک مسجد میں بیٹھے اس غریب شخص کو اپنے ساتھ نہ بٹھالوں۔ جو سوکھی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر کھا رہا ہے۔ حضرت امام حسینؓ نے جواب دیا کہ وہ میرے والد امیر المؤمنین حضرت علی ہیں ان کا یہی دستور ہے کہ وہ خشک روٹی کھاتے ہیں۔

(۳) ایک دفعہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ وقت نے طلب کیا اور حکم دیا کہ آپ قاضی القضاۃ کا عہدہ قبول کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ اس عہدہ کو قبول کروں۔ خلیفہ وقت بولے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فوراً جواب دیا جھوٹا شخص تو قاضی کے عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اسے قاضی القضاۃ بنا دیا جائے۔ خلیفہ یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا۔

(۴) حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ ایک روز جامع مسجد دہلی میں نماز جمعہ کیلئے کسی مجبوری کے تحت دیر سے تشریف لائے۔ جب بیٹھے تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خطیب مسجد شہنشاہ کے منتظر بیٹھے ہیں اور نماز کا وقت گذر چکا ہے شہنشاہ نے پہلا کام واپس پہنچ کر یہ کیا کہ اس خطیب کو برطرف کر دیا آپ نے فیصلہ میں فرمایا جو امام احکام خداوندی کے مقابلہ میں آداب شاہی کا خیال رکھے وہ اس قابل نہیں کہ امام کے عہدے پر فائز رہے اسے شاہ کا مصاحب ہونا چاہئے رسول اللہ کی نیابت کا اسے حق نہیں۔ (ماخوذ)

NAVNEET JEWELLERS

Ph. (S) 70489
(R) 70233, 70847

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth

Main Bazzar Qadian

نیکی

ایک دفعہ کسی جنگل میں سے ایک باپ بیٹے کا گذر ہوا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ باپ بہت کمزور اور بیمار تھا۔ اس لئے اس سے چلا نہ جاتا تھا۔ وہ دونوں باپ بیٹا آرام کی غرض سے ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ باپ کا آخری وقت آگیا۔ اور وہ وہیں پر فوت ہو گیا بیٹا بڑا پریشان ہوا کہ وہ اس ویران جنگل میں کیا کرے۔ آخر اسے ایک طرف سے پانچ آدمی آتے دکھائی دیئے لیکن جب وہ قریب آئے تو اس کے باپ کو دیکھ کر منہ موڑ کر چلے گئے۔ لڑکے کو بڑا تعجب ہوا۔ اس کے بعد تین آدمی اور آئے اور وہ بھی پاس آکر اس کے مردہ باپ کو دیکھ کر چل دئے اور اس کے بعد دو آدمی آئے اور وہ بھی اسطرح اس کے باپ کو دیکھ کر چل دیئے۔ بیٹا بہت پریشان ہوا کہ آخر بات کیا ہے جو بھی آتا ہے بغیر بات کئے منہ موڑ کر چلا جاتا ہے۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے ایک آدمی اور آتا دکھائی دیا وہ بھی اس کے مردہ باپ کو دیکھ کر جانے ہی لگا تھا کہ لڑکے نے اس شخص سے پوچھا اے بھائی! یہ کیا ماجرا ہے اس سنسان جنگل میں میرا والد فوت ہو گیا ہے اور میں پریشان ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ کوئی خدا کا بندہ ملے اور میرا سہارا بنے اور میں اپنے باپ کی لاش کو گھر تک لے جاسکوں لیکن تعجب ہے کہ جو شخص بھی آتا ہے منہ موڑ کر واپس چلا جاتا ہے۔

اس آدمی نے جواب دیا میرے بھائی پہلے جو پانچ آدمی آئے وہ پانچ وقت کی نمازیں تھیں چونکہ تمہارے باپ نے اپنی ساری زندگی میں کبھی کوئی نماز نہ پڑھی تھی اس لئے وہ چلے گئے اس طرح پھر جو تین آدمی آئے وہ روزے تھے اور تمہارے باپ نے کبھی ایک روزہ بھی نہ رکھا تھا لہٰذا وہ بھی چلے گئے۔ اور وہ دو آدمی عیدیں تھیں اور تمہارے باپ نے کبھی عید کی نماز بھی نہ پڑی تھی اس لئے وہ بھی چلے گئے اور میں جمعہ کی نماز ہوں چونکہ تمہارے باپ نے جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھی اس لئے میں بھی جارہا ہوں اب تم اپنے بارے میں سوچو کیا تم بھی اپنے لئے ایسا ہی چاہو گے؟ اگر نہیں تو اللہ کی عبادت کرو اس کے بعد اس لڑکے نے عہد کیا کہ وہ اپنی ساری عمر اگر خدا اسے زندگی دے تو اس کی عبادت میں گذاریگا۔ اور دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتا رہیگا۔ اس کہانی سے ہمیں معلوم ہوا کہ پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے اور اس طرح دین کے تمام احکام پر عمل کرنا چاہئے تا کہ خدا ہماری بخشش فرمائے اور انجام بخیر ہو۔

(بشکریہ تشحیذ الاذہان اکتوبر ۹۷ ربوہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE

Fax Facility Sending & Recieving Here

Fax open in 24 Hours.

OWNER :

MEHMOOD AHMAD NASIR

Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516

Ph. : 0091 - 1872 - 72222

Fax : 0091 - 1872 - 71390

Ph. (R) : 0091 - 1872 - 70286

اخبار مجالس

خلاصہ رپورٹ

پہلا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بنگلور

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے اللہ کے فضل سے اس سال مورخہ 9-8 جولائی 2000ء دو روزہ پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔

افتتاحی پروگرام:

مورخہ ۸ر جولائی کو بعد نماز ظہر وعصر ٹھیک 30-2 بجے مکرم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر و امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہؤا۔ تلاوت قرآن پاک نظم خوانی وعہد خدام واطفال کے بعد حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں حضور نے ہندوستان میں دعوۃ الی اللہ کے بارہ میں خصوصی ہدایات دی تھیں۔ بعدۂ مکرم سید شارق مجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے خدام لاحمدیہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صدر اجلاس نے خدام واطفال کو زریں نصائح فرمائیں اور اجلاس کے معاًبعد ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔

دوسرا دن:

مورخہ ۹ر جولائی کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہؤا۔ نماز فجر درس واجتماعی تلاوت کے بعد خدام واطفال کا اجتماعی ناشتہ ہؤا۔ بعدۂ اطفال کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے اور اول دوم سوم آنے والوں کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اطفال کے مقابلہ جات کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جو ۲ بجے دوپہر تک جاری رہے بعدۂ اجتماعی دوپہر کا کھانا ہؤا۔

افتتاحی اجلاس و تقسیم انعامات:

ٹھیک 30-3 بجے دوپہر اختتامی اجلاس شروع ہؤا۔ تلاوت نظم اور عہد کے بعد تقسیم انعامات کی کاروائی عمل میں آئی جو امیر صاحب نے تقسیم کیئے۔ اور اطفال کو مکرم قائد صاحب نے تقسیم کیئے۔ مکرم سید شارق مجید صاحب قائد مجلس خدام لاحمدیہ کو اچھی کارکردگی پر محترم صوبائی امیر صاحب نے خصوصی انعام عطا کیا۔ آخر پر دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پزیر ہؤا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور زیادہ خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ امین ثم امین۔ یہ قابل ذکر ہے کہ اس اجتماع میں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ و احباب جماعت بنگلور کے علاوہ مکرم مقصود احمد

صاحب بھٹی انچارج مبلغ بنگلور، مکرم مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان اور مکرم سید طارق مجید صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ بھارت بھی شریک ہوئے۔ امین

(ادارہ)

نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کی غرض سے صوبہ ہماچل میں تربیتی اجلاسات کا انعقاد

۱) کھبلی ہماچل: مورخہ 2000-7-20 کو بعد نماز مغرب محترم عزیز الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم شفاعت احمد صاحب معلم نے کی بعدہٗ نظم مکرم روشن دین صاحب معلم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جلسے کی پہلی تقریر محترم اشوک محمد صاحب صدر جماعت برنو نے قبول احمدیت کے چند ایمان افروز واقعات کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے نومبائعین کو نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۲) چاٹہ ہماچل میں مورخہ 2000-6-30 کو بعد نماز عشاء صدر صاحب چاٹہ کی زیر صدارت جلسے کا آغاز عزیزم شاہ دین کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعدہٗ عزیزم ریاض محمد نے نظم سنائی جلسے کی پہلی تقریر محترم مولوی داؤد احمد صاحب معلم چاٹہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی اور دو نو مبائعین بچیوں نے حضرت محمد ﷺ کے چند ارشادات سنائے۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

۳) ڈنگوہ ہماچل: مورخہ 2000-6-20 کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد ڈنگوہ میں محترم لعل دین صاحب کی زیر صدارت جلسے کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم راکیش محمد نے نظم پڑھی بعدہٗ پہلی تقریر عزیزم شوکت علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے نماز کے موضوع پر کی دوسری تقریر مکرم اجیت محمد صاحب نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان فرق کیا ہے کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر عزیزم بھاگ محمد صاحب متعلم مدرسۃ المعلمین قادیان نے اطاعت نظام کے موضوع پر کی اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی جو مکرم روشن دین صاحب معلم نے خوش الحانی سے سنائی۔ جلسے کی چوتھی تقریر مکرم رفیق طارق صاحب معلم سلسلہ نے غیبت سے بچنے کے موضوع پر کی آخری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے نو مبائعین کو خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور اولاد کو نظام خلافت سے وابستہ رکھنے کی تلقین کی۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسے کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

۴) چواڑی ہماچل میں مورخہ 2000-7-11 کو بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم مولوی رفیق طارق صاحب جلسے کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مبارک احمد صاحب شاد معلم چواڑی نے تقریر کی دوسری تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر نے نومبائعین کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے تعلق سے بیان کی۔ آخر میں دعا و صدارتی تقریر کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو اپنے فضل سے

قبول فرمائے اور ہم سب کو بہتر رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈنگوہ میں تربیتی جلسہ

محترم ناظر صاحب دعوۃ تبلیغ و محترم نگران صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت و محترم نگران صاحب ہماچل کی آمد پر ڈنگوہ ہماچل میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

الحمد للہ مورخہ 24-6-2000 کو احمدیہ مسجد ڈنگوہ میں زیر صدارت محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ جلسے کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ طارق احمد صاحب معلم نے کی بعدہٗ عزیزم شوکت علی صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔

جلسے کی پہلی تقریر محترم مولانا حمید کوثر صاحب نے اتحاد و اتفاق کے موضوع پر کی دوسری تقریر محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے دعوۃ الی اللہ کے موضوع پر کی ۔ تیسری تقریر محترم محمد عارف صاحب نگران دعوۃ الی اللہ بھارت نے کی۔ آخر میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے نو مبائعین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا اللہ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے الحمد للہ جلسے میں کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں محترم جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بھی شمولیت کی۔

محمد نذیر مبشر

مبلغ انچارج ہماچل

جلسہ سالانہ یوکے کے دوران

جماعت احمدیہ میلاپالم کے لیل و نہار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جماعت احمدیہ میلاپالم کو جلسہ سالانہ u.k کو تامل زبان میں رواں ترجمہ کرنے کا موقعہ ملا اس کام کے لئے ایک ہفتہ قبل مجلس عاملہ کو بلوا کر تمام انتظامات مکمل کئے گئے اللہ کے فضل سے تامل ناڈو کی سات جماعتوں سے احباب و مستورات اس جلسہ کا تامل ترجمہ سننے کے لئے تشریف لائے مرد احباب کے لئے ٹی وی کا الگ انتظام تھا اس جلسہ کی تامل ناڈو کے دو اخبارات میں خبر شائع ہوئی تمام مہمانان کرام کے کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ میلاپالم کی طرف سے کیا گیا تھا جلسہ کی تشہیر کے لئے پمفلٹ اور پوسٹر لگائے گئے تھے جسکے نتیجہ میں بعض غیر احمدی احباب بھی مسجد میں جلسہ سننے تشریف لائے ترجمہ کے فرائض خاکسار کے علاوہ مکرم اے ناصر احمد بی ٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالم، مکرم ایم شاہ جہان صاحب معلم سلسلہ ادا کرتے رہے۔ جزاہم اللہ۔

مزمل احمد

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ میلاپالم

جماعت احمدیہ کوتاگٹ میں جلسہ

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کوتاگٹ ضلع کریم نگر آندھرا میں مقامی

صدر جماعت مکرم راج بخش صاحب کی زیر صدارت سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں ۸۰ مرد وزن شامل ہوئے تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے عشق رسول کے عنوان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں تقریر کی بعد ازاں مکرم مولوی ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر سیرۃ النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم صدر اجلاس نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سناتے ہوئے قبول احمدیت کے نتیجہ میں جو تبدیلی ان کے اندر پیدا ہوئی ہے اس کا تذکرہ کیا اور دعا کے بعد یہ جسلہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔ امین

عبد السنان بنگالی

معلم وقف جدید بیرون

قادیان دار الامان میں نو مبائعین کے لئے خصوصی تربیتی کیمپ

امسال سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں پنجاب ہماچل ہریانہ کے نو مبائعین خدام کا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ قادیان میں لگایا گیا۔ جس میں پنجاب کے ۱۹، ہریانہ کے ۲۷ اور ہماچل پردیش کے ۱۴ اور راجستھان کے ۳ اور پونچھ کے ۲ کل ۶۵ خدام شامل ہوئے۔ ان خدام کی روزانہ ساڑھے آٹھ بجے سے بارہ بیس منٹ تک جامعہ احمدیہ کے ہال میں باقاعدہ دینی کلاسز لگتی رہیں۔ جس میں مقامات مقدسہ کا تعارف نماز سادہ و باترجمہ تاریخ اسلام واحمدیت، بد رسومات سے اجتناب، جماعت کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ وغیرہ کے عناوین پر اساتذہ نے کلاسز لیں۔ خدام باقاعدہ نوٹس لیتے رہے۔ کیمپ کے اختتام پر ان کا امتحان بھی لیا گیا۔ کیمپ کے دوران ان خدام کی خصوصی تعلیمی وتربیتی نگرانی کی جاتی رہی۔ چنانچہ نمازوں میں یہ تمام خدام باقاعدگی کے ساتھ ذوق وشوق کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ اس کیمپ کے اختتام پر ایک پکنک کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت تمام خدام کو مکرم منیر احمد صاحب خادم منتظم تربیتی کیمپ کی نگرانی میں ڈلہوزی کھجیار کی سیر کروائی گئی۔ سفر کے انتظامات مکرم مہتمم صاحب مقامی خدام الاحمدیہ قادیان اور رفقاء نے بخوبی سرانجام دیے۔ اس تفریحی سفر میں مکرم مولوی محمد فضل اللہ صاحب قریشی قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی شریک ہوئے۔ اس کیمپ کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت انصار اللہ بھارت مکرم نگران صاحب پنجاب و ہماچل و مکرم نگران صاحب ہریانہ کی طرف سے ان خدام کے لئے تواضع کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اور مقامی مجلس کی طرف سے ان خدام کے اعزاز میں ایک شبینہ اجلاس بھی رکھا گیا اور خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبوں کا تعارف کروایا گیا۔

اختتامی پروگرام و تقسیم انعامات

۱۵؍ جولائی ۲۰۰۰ء کو بعد نماز عصر ایوان خدمت میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ تبلیغ کی زیر صدارت ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں اس کیمپ میں شامل نو مبائعین خدام کے علاوہ اراکین مجلس عاملہ بھارت و دیگر معززین بھی شامل ہوئے۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد مکرم منیر احمد صاحب خادم منتظم تربیتی کیمپ نے

تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب وہماچل خدام کو مختلف ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور تقسیم انعامات کے ساتھ یہ تقریب اختتام پزیر ہوئی۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں خدام کو زریں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان دارالامان کے اس مختصر قیام کے دوران جو نور آپ نے حاصل کیا ہے اس کی مشعلیں لے کر آپ قریہ قریہ بستی بستی روشن کرتے چلے جائیں۔ اپنے دلوں اور سینوں کو منور کریں اور واپس جاکر اپنے اپنے مقامات میں ان نوروں کا چرچا کریں۔ اور اس کی ترویج کی کوشش کریں۔ اجلاس کے اختتام پر خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے تمام حاضرین کی خدمت میں چائے اور لوازمات پیش کئے گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین اور دور رس نتائج برآمد فرمائے۔ امین

دینی کاموں کیلئے دن رات ایک کرو

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں۔ اسلئے ہر ایک کو چاہئے کہ اسمیں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کر دے۔"

ملفوظات جلد 4 ص196

مشکوٰۃ کا خصوصی نمبر

انشاء اللہ رسالہ مشکوٰۃ کا خصوصی نمبر جلسہ سالانہ پر شائع ہوگا۔ تمام اہل قلم حضرات سے خصوصی علمی تعاون کی درخواست ہے۔ صدر صاحبان جماعت اور قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وقار عمل، خدمت خلق، تبلیغی سرگرمیوں کی خبریں، مناسب اور باموقع تصاویر کے ساتھ بھجوائیں۔ اسی طرح تعلیم اور اسپورٹس کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے کوائف بھی بھجوائیں۔ (طلباء اپنی فوٹو بھی بھجوا سکتے ہیں)۔

نیز دعوت الی اللہ کے میدان میں پیش آنے والے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات، قبول اسلام اور احمدیت کی داستان، صنعت و حرفت کے میدان میں نیا قدم، نئی دریافتیں اور سائنسی معلومات پر مشتمل مضامین وغیرہ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ (ایڈیٹر)

جوانی

"جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔"

ملفوظات جلد 4 ص258

وقار عمل

مکرم بشارت احمد صاحب گنائی معتمد خدام الاحمدیہ رشی نگر رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۳؍جولائی ۲۰۰۰ء کو جامع مسجد رشی نگر میں ایک شاندار وقار عمل کیا گیا جس میں مسجد کی ہر دو منزل کی صفائی کی گئی۔

اسی طرح مورخہ ۲۶؍جولائی کو منعقدہ ایک وقار عمل میں مہمان خانہ کی دوسری منزل کے فرش کے اوپر مٹی ڈالی گئی جس میں خدام کے علاوہ ممبرات لجنہ نے بھی حصہ لیا۔

یوم والدین

مکرم بشارت احمد صاحب کی طرف سے یہ بھی رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ۵؍جولائی ۲۰۰۰ء کو خدام الاحمدیہ رشی نگر کے زیر اہتمام جلسہ یوم والدین بھی منایا گیا۔ حاضرین کی تعداد لگ بھگ ۱۵۰۰ تھی۔ اس موقعہ پر تقاریر، نظمیں، مزاحیہ خبریں، نعت وغیرہ پروگرام بھی مرتب کیا گیا تھا۔ والدین اور بچوں کے لئے یہ پروگرام نہایت مفید ثابت ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کے زیر اہتمام

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مکرم بشارت احمد صاحب گنائی معتمد خدام الاحمدیہ رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰؍جون ۲۰۰۰ء کو احمدیہ پبلک اسکول رشی نگر کے احاطہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نائب امیر جماعت رشی نگر نے کی۔ بعد ازاں بچوں نے سیرت کے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر اجلاس کے اختتامی خطاب کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

لجنہ اماء اللہ شموگہ

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جنرل سیکریٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۱۴؍جون ۲۰۰۰ء کو زیر صدارت محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ محترمہ امۃ المجید نازیہ صاحبہ، محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ، محترمہ اشرف النساء صاحبہ، محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اور محترمہ شاہدہ بانو صاحبہ نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ اسی طرح ۱۹؍جون کو جلسہ یوم امہات بھی منعقد ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کانپور

۱۸؍جون ۲۰۰۰ء کو محترمہ ثروت جبین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا جس میں محترمہ نشاط افروز صاحبہ محترمہ فرینہ ظفر صاحبہ، محترمہ مبارکہ اسرار صاحبہ، محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ، محترمہ شاہدہ یاسمین صاحبہ، محترمہ مریم بیگم صاحبہ محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ محترمہ ثمینہ ناز صاحبہ اور محترمہ شائقہ پروین صاحبہ نے سیرت طیبہ کے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا اور حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

معجزہ

"انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے تقویٰ بخشے"۔ (ملفوظات جلد 4 ص 207)

"اذکرو موتاکم بالخیر" (حدیث نبویؐ)

مولوی ٹی محمد احمد صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ کوڈالی کے معمر احمدی محترم مولوی ٹی محمد احمد صاحب ۹/جون ۲۰۰۰ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۱۷ء میں پنگاڑی کے ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ قادیان میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۹ء میں جوبلی جلسہ میں شرکت کی ان کو توفیق ملی۔ بعد میں آپ مرکزی ہدایت پر ساگر شموگہ بنگلور مرکرہ وغیرہ کی جماعتوں میں تبلیغی تربیتی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مکرم سی منیر احمد صاحب سیکریٹری مال جماعت احمدیہ کوڈالی اور مکرم سی نذیر احمد صاحب آپ کی اولاد ہیں۔ مکرم ٹی عبد السلام صاحب جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ پنگاڑی آپ کے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کی اولاد کو آپ کے نیک نمونہ کو اپناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

K.Kunju Moideen Sahib

جماعت احمدیہ چیلاکرہ کے ایک مخلص احمدی، سابق صدر جماعت، زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقامی ۸۶ سال کی عمر میں ۱۶/ مئی ۲۰۰۰ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سینیئر مبلغین مکرم مولوی کے علوی صاحب او مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ایڈیٹر ستیادوتن آپ کے داماد ہیں۔ اور مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب آپ کے پوتے ہیں اور آپ کے بیٹے مکرم کے ناصر احمد صاحب بطور انسپکٹر بیت المال آمد خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں مکرم مولانا احمد رشید مرحوم کے ذریعہ جماعت سے متعارف ہوئے قبول احمدیت کے بعد مختلف رنگ میں جماعت کی خدمات بجالائیں۔ تبلیغ کا بہت جوش تھا۔ متعدد مرتبہ قادیان آئے۔ ۱۹۶۸ء میں ربوہ جانے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے بیٹوں اور پوتوں میں سے ۶ واقفین زندگی ہیں جو مختلف رنگ میں خدمت دین بجالا رہے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین۔

مکرم این محمد حنیف صاحب مرحوم

محترم جلال الدین صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان کے ماموں محترم این محمد حنیف صاحب ۱۸/جون ۲۰۰۰ء کالیکٹ میں ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تقسیم ملک کے نامساعد حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور لاہور میں حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ لیکن کم عمری کے باعث آپکی یہ تمنا پوری نہیں ہوئی۔ مختلف رنگ میں سلسلے کی خدمت بجا لاتے رہے۔ ناظم انصار اللہ کالیکٹ کے طور پر بھی خدمات کی توفیق پائی۔ انکی اہلیہ محترمہ عائشہ ٹی صاحبہ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ کی صدر ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم وی قادری کویا صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے محاسب محترم وی قادری کویا صاحب ۱۲/اپریل ۲۰۰۰ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۹۵۵ء میں بیعت کی سعادت پائی۔ مختلف رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی سعادت پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ان کے چھ بیٹے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم حارث احمد صاحب کو کچھ عرصہ قادیان میں رہ کر دینی تربیت کی بھی سعادت ملی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

(ادارہ)

بقیہ اداریہ :-

رو کو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھانہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگا لو۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک کو پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔"

(مجموعات اشتہارات جلد ۳ ص ۳۹۲)

مختلف قوموں، مذہبوں، ملکوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف ماحول میں پرورش پانے والے ان نو واردین کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے، ان کا استقبال کیسے کرنا چاہئے۔ ان کی تعلیم و تربیت، ان کو نظام جماعت کا فعال اور زندہ حصہ بنانے کے لئے ہمیں کیا طریق اپنانا چاہئے۔ اور جس چشمۂ فیض سے یہ لوگ آگاہ ہوئے ہیں ان کو اس تک کیسے پہنچایا جاسکتا ہے تاکہ وہ اپنی روحانی تشنگی بجھا سکیں۔ بیعت تو صرف ایک دروازہ ہے جس میں سے انسان اس عظیم الشان چشمۂ ہدایت کی طرف اپنا سفر شروع کرتا ہے جو مامور زمانہ کے ذریعہ جاری کیا جاتا ہے منزل بہت دور ہے۔ ان خطرات کی نشاندہی کرنا جو اس سفر میں ان کو درپیش ہیں اور ان چوروں اور قزاقوں سے آگاہ کرنا جو ان کی متاع ایمان کو لوٹنے کے لئے راستہ بہ راستہ چھپے ہوئے ہیں ان سرسبز و شاداب روحانی وادیوں سے ان کو آگاہی بخشنا جو ان کے لئے اس دشوار گزار سفر میں زادِ راہ مہیا کرتی ہیں۔ ہماری اولین ذمہ داری ہے وہ اخوت و محبت جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ کا طرۂ امتیاز تھی جسے امت مسلمہ بھول چکی تھی۔ جس کو از سر نو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ کیا تھا اس محبت و اخوت کے دائمی رشتہ میں ان کو منسلک کرنا تمام تر امتیازات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، ان کو اپنے سینہ سے لگانا، ان کے سکھ دکھ میں شریک ہونا، ان کی لغزشوں اور کوتاہیوں اور کم علمیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کو آگے قدم بڑھانے کی تلقین کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

نیز فرماتے ہیں :

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئیگی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جنہیں پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کریں میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔"

(ملفوظات حصہ سوئم ص ۳۴۸ تا ۳۴۹)

قارئین کرام! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جامع اقتباس ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور اس میں ان تمام باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن پر کاربند ہو کر ہم ان نو واردین کی دلجوئی کر سکتے ہیں اور ان کی بہتر خدمت بجا لا سکتے ہیں۔

کروڑوں کی تعداد میں آنے والے ان نو مبائعین کا بیشتر حصہ ان لوگوں کا ہے جو خدام کی عمر کے ہیں اس لحاظ سے ان کی تعلیم تربیت کے لئے دیگر جماعتی تنظیم وانتظامیہ کے ساتھ خدام الاحمدیہ کو ایک نمایاں کردار ادا کرنا ہوگا۔ جیسا کہ حضرت بانی مجلس خدام الاحمدیہ رضی اللہ فرماتے ہیں :

میں آج پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے، اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو... اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مقصد اور مدعا کو نوجوانوں کے ذہنوں میں پورے طور پر داخل کرے اور ایسے رنگ میں انکی عادات اور خصائل کو ڈھال لے کہ وہ جب بھی کوئی کام کریں خواہ عادتًا یا بغیر عادت کے کریں، وہ اس جہت کی طرف جارہے ہوں جس جہت کی طرف اس قوم کے اغراض و مقاصد اسے لئے جارہے ہوں۔ جب تک کسی قوم کے نوجوان اس رنگ میں کام نہیں کرتے، اس وقت تک اسے ترقی حاصل نہیں ہوتی۔"

(الفضل ۲۲/ اپریل ۱۹۳۸ء
بحوالہ تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول ص ۱۲)

نیز فرماتے ہیں :

"میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جنکو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مأمور دنیا میں قائم کرتے ہیں، اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا"

(الفضل ۱۰/ اپریل ۱۹۳۸ء)

نو مبائعین کی تعلیم و تربیت اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے تعلق سے سیدنا حضور انور کی طرف سے مختلف ارشادات موصول ہوئے ہیں چنانچہ لندن سے حضور انور کی طرف سے مکرم صدر خدام الاحمدیہ بھارت کے نام پر یہ ارشاد موصول ہوا :

"جہاں نئی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں وہاں خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم کریں اور اسطرح نو مبائعین جو خدام کی عمر کے ہیں ان کو اپنی تنظیم کا حصہ بنا کر ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں اللہ آپکے ساتھ ہو۔"

(vma 116/23-1-2000)

اس طرح حضور انور نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء کے اختتامی خطاب میں نو مبائعین کو تاکیدی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

"عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں یہ بہت ہی ضروری ہے اور نو مبائعین اگر چاہتے ہیں کہ ان کی اگلی نسلیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں تو بہت ضروری ہے کہ بیویوں کو نماز کا پابند کریں"

قارئین کرام! تنظیم خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تعلیمی و تربیتی اغراض کو مد نظر رکھتے ہوئے قائم کی گئی ہے ان کی ذہنی، اخلاقی، جسمانی اور روحانی نشو نما اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے، انہیں چمکانے کے لئے اور ان کو جماعت اور قوم اور وطن کے لئے مفید وجود بنانے کے لئے باضابطہ ایک معین لائحہ عمل کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اور "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں

ہو سکتی" کے مطابق جب تک خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی اصلاح کے لئے مؤثر اور ٹھوس قدم نہیں اٹھاتی تب تک وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جن کے لئے یہ تنظیم قائم کی گئی ہے۔ مختلف شعبے جو قائم کئے گئے ہیں وہ تدریجاً ایک احمدی نو جوان کو ان کے مقاصد کے حصول کیلئے تعاون دیتے ہیں اور ان کے اندر سبقت فی الخیرات کا احساس بیدار کرتے ہیں۔

پس نو مبائعین خدام کو ان مقاصد سے آگاہ کرنے کے لئے مجلس کو مختلف پروگرام بنانا ہوگا سب سے پہلے قائدین علاقائی قائدین ضلع اور مقامی قائدین و دیگر عہدیداران کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے دائرہ کار میں یہ جائزہ لیں کہ کہاں کہاں بیعتیں ہو گئی ہیں پھر ان میں تنظیم قائم کر کے ان کو مختلف پروگرام دینا ہوگا۔ تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل میں سے ان کو گزار کر ان کو اس قابل بنانا ہوگا کہ اسلامی تعلیم تمام شعبہ ہائے زندگی میں وہ اپنا سکیں پھر چراغ سے چراغ کے اصول پر جب وہ نور اسلام اور احمدیت سے منور ہونگے تو قریہ قریہ بستی بستی ان نوروں کی اشاعت و ترویج میں وہ خود نمایاں کردار ادا کرینگے۔ پس ان نواردین کو باقاعدہ تنظیم کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اس نظام آسمانی کی مضبوط لڑی میں منسلک ہو کر اتحاد و اتفاق کا مظہر بن کر قرآن کریم میں بیان کردہ "بنیان مرصوص" کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ پھر دشمن کا کوئی بھی وار کارگر نہیں ہو سکیگا۔ انتشار و افتراق کی لعنت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہتے ہوئے توحید خالص کے مضبوط قلعے میں رہائش پذیر ہونگے۔ پھر آئندہ سال جب کروڑوں اور نئے لوگ آئینگے تو ان کو یہی لوگ سنبھالینگے۔ اس طرح بیعتوں کی تعداد اور رفتار کے ساتھ ساتھ یہ سلسلہ بھی چلتا چلا جائیگا کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

پس مجالس کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اپنے صحن سینہ کو صاف کر کے نواردین کے استقبال کے لئے تیار رہنا چاہئے اپنے کاموں میں بہتری پیدا کریں۔ تنظیم کے تمام مطالبات کو بطریق احسن پورے کریں لائحہ عمل کا بغور مطالعہ کریں اور اس کے مطابق کارگزاریوں کو تیز سے تیز کریں تاکہ مجالس ان ذمہ داریوں سے کماحقہ عہدہ برآ ہو سکیں۔ جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اس راہ میں نچھاور کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس میں حصہ لے۔ اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کردے۔"

(ملفوظات جلد ۴ ص ۱۹۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق و سعادت عطا فرمائے ۔ آمین

(زین الدین حامد)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۸۱:- میں سلیمان خان ولد مکرم کمال الدین صاحب خان قوم احمدی پیشہ طالب علم مدرسۃ المعلمین عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ اس وقت میری کوئی ذاتی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

۲۔ میرے والد صاحب کی کیرنگ اڑیسہ میں درج ذیل جائیداد ہے۔

(الف) ۳ گونٹھ زمین میں پرانا مکان کھپریل قیمت اندازاً آٹھ ہزار روپیہ (Rs. 8000/-) ۳ گونٹھ زمین میں ہی دوسرا پکا مکان تعمیر ہے زمین والد صاحب کی ہے اس پر جو مکان تعمیر ہوا ہے یہ والد صاحب اور میرے بھائی نے ملکر تعمیر کیا ہے دونوں کا برابر کا حصہ ہے۔

(ب) خالی پلاٹ واقع کیرنگ دو گونٹھ والد صاحب کی ہے قیمت اندازاً چھ ہزار روپیہ (Rs. 6000.-)۔

(ج) زرعی زمین ۲۰ گونٹھ واقع کیرنگ والد صاحب نے اپنے پیسوں سے خریدی ہے قیمت اندازاً پندرہ ہزار روپیہ Rs. 15000/-۔

(د) ایک پلاٹ ۳۰ گونٹھ واقع کیرنگ یہ جائیداد والد صاحب اور بھائی نے ملکر مکان کے لئے خریدی ہے قیمت اندازاً ۳۰ ہزار روپیہ۔

مذکورہ بالا جائیداد میں تین بھائی تین بہنیں اور والدہ صاحبہ حصہ دار ہیں۔ خاکسار کو ان جائیدادوں میں سے جب بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردیگا۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاوہ خاکسار کا ذریعہ آمد مدرسۃ المعلمین سے ماہوار مبلغ 750/- روپیہ ملنے والا وظیفہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سلطان احمد انجینئر قادیان	سلیمان خان	مولوی سلطان احمد ظفر قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۸۲:- میں محمد نذیر مبشر ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ہماچل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

ا۔ ۵ پانچ مرلے زمین واقع ہرچوال روڈ قادیان موجودہ قیمت مبلغ -/20,000روپیہ اندازاً۔

۲۔ والدین بقید حیات ہیں انکی جائیداد چارکوٹ راجوری میں ہے اس میں والدین کے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں حصہ دار ہیں جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ جب جائیداد تقسیم ہو گی اس میں سے خاکسار کو جو بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کر دوں گا اسکے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اس وقت بطور مبلغ ہماچل میں خدمت سلسلہ بجالا رہا ہے مجھے اس وقت ماہوار مبلغ -/Rs. 2804 اٹھائیس صد چار روپیہ مع الاؤنس تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اسکے علاوہ اگر کبھی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ	شریف احمد قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۸۳:- میں امۃ الشافی زوجہ مکرم محمد نذیر مبشر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دھری رلیوٹ ڈاکخانہ دھری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ا۔ سونے کا ایک سیٹ وزن ۴۰ گرام ۱۸۰ ملی گرام قیمت 15470-00

۲۔ انگوٹھیاں دو عدد سونے کی ۷ گرام ۳۸۰ ملی گرام قیمت 2840-00

۳۔ سونے کی بالیاں ایک جوڑی ۳ گرام ۹۰ ملی گرام قیمت 1190-00

۴۔ چاندی کا سیٹ دو تولہ ۵ گرام قیمت	188-00
۵۔ پازیب چاندی وزن ۶۶ گرام قیمت	495-00
۶۔ گلے کی مالا جس کی قیمت	1500-00
میزان	21683-00

اس کے علاوہ خاکسارہ کا پندرہ (-/15000) ہزار روپے حق مہر تھا جو خاوند نے ادا کر دیا ہے جس سے خاکسارہ نے ننگل باغبان قادیان میں ۵ مرلے زمین خریدی ہے اُس زمین میں سے فی الحال کوئی آمد نہیں ہے۔ خاکسار کے خاوند صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں اور ماہانہ تنخواہ -/2804 روپے ہیں۔ خاکسارہ گورمنٹ سکول میں ٹیچر ہے ماہانہ تنخواہ جملہ الاؤنسز کے ساتھ -/5758 روپے ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اسکے علاوہ اگر کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ	امۃ الشافی	داؤد احمد قریشی قادیان